

## 34535-کیا تشدید میں "السلام علیک ایسا النبی" پڑھا جائیگا یا کہ "السلام علی النبی"؟

سوال

کیا یہ صحیح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد اگر کوئی شخص تشدید میں "السلام علیک ایسا النبی" کہتا ہے تو اس سے شرک کا خدشہ ہے، اور ہمیں اس کی بجائے "السلام علی النبی" کہنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

مستقل فتویٰ کمیٹیٰ کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

1- ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں:

"میری ہتھیلی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی تو آپ نے مجھے تشدید اس طرح سمجھائی جس طرح قرآن کی کوئی سورۃ سمجھائی جاتی ہے:

"الْيَتَّى تَلِيَ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيَّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَرَبْكَارَثُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عَبْدِ اللَّهِ الصَّابِرِ لَهُنَّ أَشْهَدُ أَنَّ لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

سب درود اور وظیفے اللہ ہی کے لیے ہیں، اور سب عبود نیاز اور سب صدقے خیرات بھی اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو جم پر اور اللہ کے نیک و صاف بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سو اکوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اندر تھے، اور جب فوت ہو گئے تو ہم یہ کہنے لگے: السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

چنانچہ بہت سے لوگ یہ آخری الفاظ کہتے ہیں، اور دوسروں کو بھی یہی کہنے کا حکم دیتے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

مستقل کمیٹیٰ کے علماء کرام کا جواب تھا:

"تشدید کا طریقہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں پڑھا کرتے تھے اور اپنے صحابہ کرام کا اس کا حکم دیا تھا وہ یہ ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی درج ذیل حدیث میں موجود ہے:

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں:

"میری ہتھیلی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی تو آپ نے مجھے تشدید اس طرح سمجھائی جس طرح قرآن کی کوئی سورۃ سمجھائی جاتی ہے:

"الْيَتَّى تَلِيَ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيَّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَرَبْكَارَثُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عَبْدِ اللَّهِ الصَّابِرِ لَهُنَّ أَشْهَدُ أَنَّ لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

سب درود اور **ظفیر اللہ بھی** کے لیے ہیں، اور سب عجرو نیاز اور سب صدقے خیرات بھی اللہ بھی کے لیے ہیں، اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک و صالح بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مسعود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں ”

یہ سب سے صحیح طریقہ ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو یہی سمجھایا، اور یہ نہیں فرمایا کہ :

”اگر میں فوت ہو جاؤں تو تم السلام علی النبی کہنا ...“

کمیٹی کے علماء سے یہ بھی سوال کیا گیا :

کیا تشدد میں ”السلام علیک ایسا النبی“ کے الفاظ کے جائیں، یا کہ ”السلام علی النبی“ کیونکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل ہم ”السلام علیک ایسا النبی“ کہا کرتے تھے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ”السلام علی النبی“ کے الفاظ ؟“

کمیٹی کا جواب تھا :

صحیح یہی ہے کہ نمازی کو تشدد میں ”السلام علیک ایسا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہنا چاہیے؛ کیونکہ احادیث سے یہی ثابت ہے۔

لیکن جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اگر یہ ان سے صحیح ثابت ہو جائے تو پھر یہ ان کا اپنا احتقاد ہے، اسے صحیح ثابت شدہ احادیث سے معارض نہیں کیا جائیگا، اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس کا حکم ان کی زندگی سے مختلف ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بیان فرمادیتے۔

دیکھیں : فتاویٰ البحیر الدائمة للبحث العلمية والافتاء (7/11-13).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی بہت ہی عظیم الشان توضیح کی ہے، اور ان الفاظ میں غائب کو پکارنے والے کی نداء کے شبہ کا دعویٰ کرنے والے کا رد کرتے ہوئے کہا ہے :

قولہ : السلام علیک ”

کیا یہ خبر ہے یاد دعا ؟

یعنی کیا آپ یہ خبر دے رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسلم ہیں، یا کہ یہ دعا کر رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی بھیجے ؟

جواب :

یہ دعا ہے، اور آپ یہ دعا کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی بھیجے، چنانچہ یہ خبر دعا کے معنی میں ہے۔

پھر کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے جس طرح عام لوگ ایک دوسرے کو خطاب کرتے ہیں ؟

جواب :

نہیں، کیونکہ اگر ایسا ہو تو اس سے نمازی باطل ہو جائیگی؛ کیونکہ نماز میں کسی بھی آدمی اور شخص سے کلام کرنی صحیح نہیں؛ اور اس لیے بھی کہ اگر واقعتاً ایسا ہوتا تو پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم السلام یہ کلمات بلند آواز سے کہتے تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سن لیتے، اور ان کو سلام کا حواب دیتے، جس طرح ان سے ملاقات کرتے وقت کیا کرتے تھے۔

لیکن جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "اقضاء الصراط المستقیم" میں کہا ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے وقت آپ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو استھنار کرنے کی قوت اس طرح ہے گویا کہ آپ انہیں مخاطب کر رہے ہیں۔

اسی لیے صحابہ کرام السلام علیک کہا کرتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی نہیں رہتے تھے، اور وہ السلام علیک کہتے حالانکہ وہ کسی علاقے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے علاقے میں ہوتے تھے۔

اور ہم السلام علیک کہتے ہیں، حالانکہ ہم آپ کے علاقے کے علاوہ دوسرے علاقے اور ان کے دور کے علاوہ کسی اور دور میں ہیں۔

اور صحیح بخاری میں جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ وارد ہے کہ ہم وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد السلام علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا کرتے تھے، یہ ان کا اجتہاد ہے، جس میں ان سے زیادہ علم رکھنے والے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی خلافت کی ہے جیسا کہ موطا امام مالک میں ہے کہ:

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خطاب کیا اور تشہد میں یہ الفاظ کہے:

"السلام علیک ایها النبی و رحمۃ اللہ" اس کی سند اصح الاسناد ہے، اور پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ الفاظ کے اور صحابہ کرام نے اس کا اقرار کیا اور خلافت نہیں کی۔

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بھی یہی سکھایا حتیٰ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تشہد سکھائی تو ان کا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا، تاکہ وہ یہ الفاظ یاد کر سکیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد انہیں اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن مجید کی کوئی سورۃ سکھائی جاتی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ عقریب انہیں موت آئے گی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا تھا:

﴿لَيَقُولُوا إِنَّا مَنْهَا مُرْسَلُونَ﴾ الرمذان (30).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میری موت کے بعد "السلام علی النبی" کہنا، بلکہ انہیں تشہد اس طرح سکھائی جس طرح قرآن مجید کی سورۃ کی تعلیم انہیں الفاظ کے ساتھ دی جاتی ہے، اس لیے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجتہاد کی طرف دھیان نہیں دیا جائیگا، بلکہ "السلام علیک ایها النبی" ہی کہا جائیگا۔

دیکھیں: الشرح الممتع (150/3-151).

واللہ اعلم.